www.novelsclubb.com
معمہ قتل
ناولز کلب
منزہ حسن
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

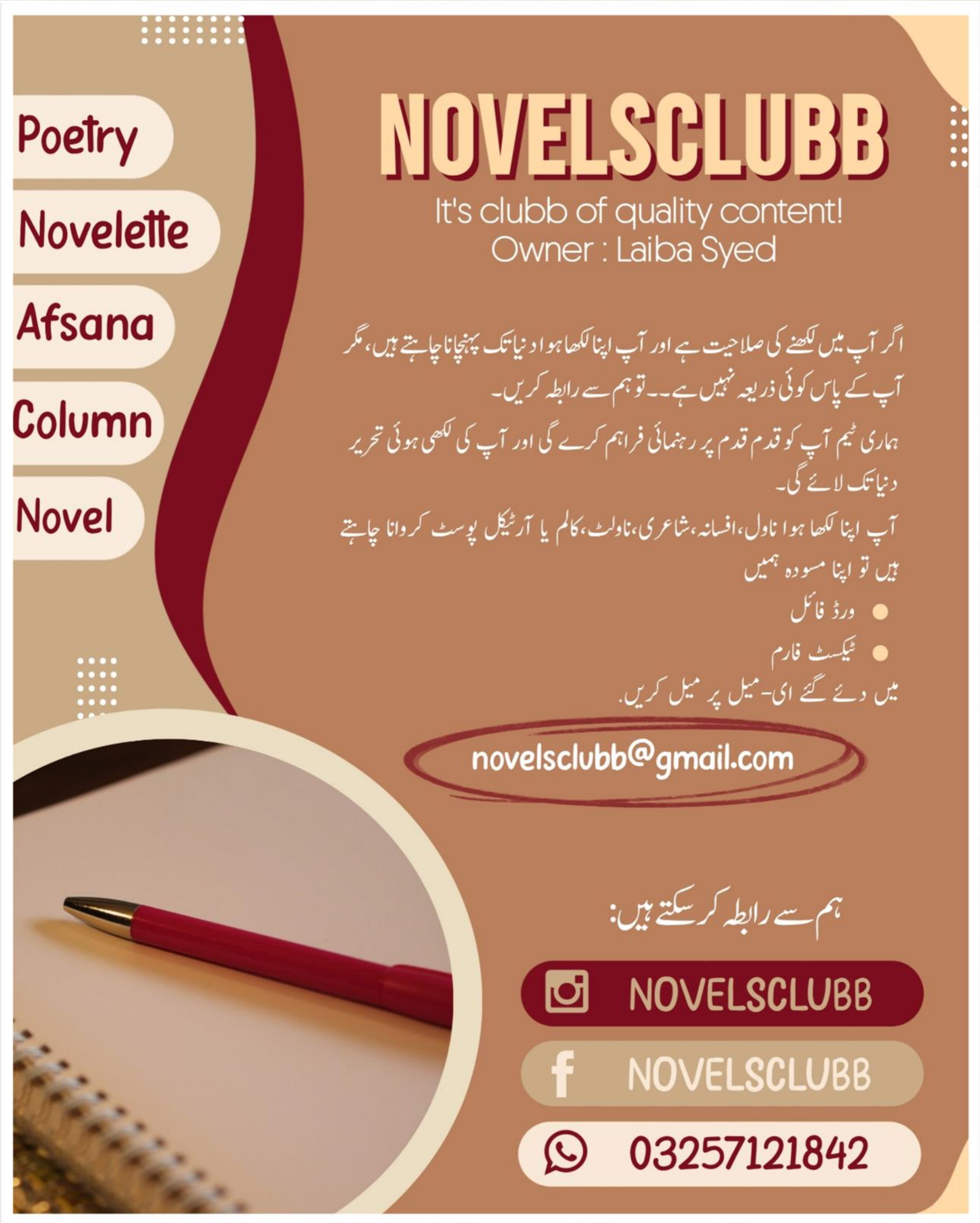
Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دیئے گئے ای-میل پر میل کریں.
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

معمہ قتل

از قلم

منزہ حسن

Clubb of Quality Content!

معمۂ قتل۔۔۔

ملزم اگر ظالم ہو۔۔۔ تو اسے مجرم کہنا غلط نہیں!!

۔

۔

۔

رات کی فضا غیر معمولی طور پر بوجھل تھی۔ ہوا جیسے کسی انجانے خوف سے تھم سی گئی۔ گلی کے سرے پر، پرانی اینٹوں سے بنی ایک حویلی خاموشی میں ڈوبی کھڑی تھی، سامنے سے گزرتی خالی سنسان سڑک وحشت کے سائے میں ڈھلی تھی۔۔ اچانک، ایک چیخ نے سناٹے کو چیر ڈالا۔۔۔ یہ کوئی عام چیخ نہ تھی، یہ آخری سانس کے ساتھ نکلا ہوا ایک اذیت ناک نعرہ تھا... پھر مکمل خاموشی۔۔

سڑک کی بلیاں بدک کر اندھیروں میں گم ہونے لگی چاند بادلوں کے اوٹ میں چھپنے لگا جیسے اس منظر کا گواہ بننے سے انکاری ہو رہا ہو۔۔

چند لمحے بعد، زمین پر خون کا ایک قطرہ گرا... پھر دوسرا... اور پھر ایک لمبی لکیریں بناتی سرخ دھار گلی کے کونے تک کھسک گئی اس رات ایک کہانی کا آغاز ہوا... جو کئی زندگیوں کو ہلا کر رکھ دینے والی تھی۔۔ معمۂ قتل کی کہانی۔۔

(باب اول)

کمرہ عدالت میں پھیلی خاموشی پھر سے بیٹھے سامعین کے ساتھ ساتھ جج کے ماتھے پر بھی اب شکنیں ڈالنے لگی۔۔ ہر دن ایک نیا موڑ مدعہ کا رخ تبدیل کر جاتا۔۔۔

"آپ دونوں وکیل ختمی دلیل و گواہ کے ساتھ اگلی سماعت میں تشریف لائے۔۔یہ عدالت سات دن تک ملتوی کی جاتی ہے۔۔" کالے کوٹ میں عدالت میں بیٹھے جج صاحب کے نام سے جانے والے شخص ہتھوڑی ساتھ لگے چیز پر زور سے مارتے وقار کے ساتھ وہاں سے نکلنے لگے۔۔

کمرہ عدالت میں ہلچل سی مچی سامعین رفتہ رفتہ اٹھتے باہر کو جانے لگے جبکہ کٹہرے ملزم کی جانب لگی کرسی پر بیٹھے دراز قد، بھاری جسامت چہرہ پر ابھری بڑی کالی مونچھوں کے حامل شخص نظریں جمائے قدم قدم کٹھہڑے میں کھڑے لڑکے سے گفتگو کرتی وکیل کی جانب ہوئے۔۔

"شاباش بہت خوب کیا تم نے" انھوں نے لڑکی کی محنت کو سراہا

"بہت شکریہ۔۔ بس یہ کچھ گواہ اور ثبوت مزید اکھٹے ہو تو فیصلہ آپکے حق میں ہونا ہے" وہ مسکرائی مگر انداز سنجیدہ تھا

"مجھے پورا بھروسہ ہے۔۔ تم جیسی قابل وکیل ساتھ ہو تو مجھے کیا پریشانی۔۔" حوصلہ افزائی کی گئی

"چلو برخوردار سات دن اور مصیبت جھیل لو پھر تم جو چاہو کر لو" ان کے چہرے پر ابھرتی وہ شیطانی مسکراہٹ اور یہ بے لگام جملے اکثر اسے تشویش میں مبتلا کر جاتے۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"ایک اور خاص بات۔۔رات دیر تک ان مخصوص جگہوں پر اسکی عیاشیوں کو آج تو میں نے سنبھال لیا ہے کوشش کیجیے گا اگلے سات دن میں یہ ایسی کوئی بھی بات فریق مخالف تک نا پہنچنے دے۔۔ورنہ انکی ضمانت میں مشکل آ سکتی ہے"ایک پروفیشنل انداز میں کہتے اپنی فائلز سمیٹنے لگی۔

"تم جیسے قابل وماہر وکیل کو ہائر ہی تو اس لیے کیا ہے۔۔۔تاکہ بے خوف گھوم سکے میرا بیٹا"ہاتھ پیچھے باندھے سلیم سلطان زرا چہرہ جھکاتے بولے۔۔کٹہرے میں کھڑے نوجوان نے معنی خیزی سے مسکراتے ساتھ کھڑے آدمی سے سگریٹ لیتے سلگائی۔

"میں صرف ایک وکیل ہوں۔۔۔اور وکیل دلائل پر بحث تو کر سکتا ہے لیکن ثبوتوں پر فیصلہ جج ہی دیتا ہے۔۔"اسے انکا انداز عجیب لگا۔۔

"وکیل ہو تم وکیل۔۔۔تم تو۔۔"۔لفظ وکیل کو ذرا لمبا کھینچا

"سلیم صاحب۔۔میں نے یہ کیس آپکے اس ملزم بیٹے پر لگے الزام کو ہٹانے کے لیے لیا ہے۔۔نا کہ اس کے بے جا عیاشیوں کو ڈیفائن کرنے کے لیے۔۔سو پلیز امید ہے آپ

میرا اشارہ سمجھ گئے ہونگے۔۔۔"لفظ عیاشی پر کٹہرے میں موجود انسان جھٹ پٹ سگریٹ پیروں کے نیچے دباتے بجھانے لگا۔۔۔وہ کہتے رکی نہیں تھی ایک مسکراہٹ اور ایک جملے سے مقابل کو لاجواب کر گئی تھی۔۔

"یہ کیسے کیس دے دیا ہے آپ نے۔۔جج کے فیصلے سے زیادہ تو مجھے اس سے ڈر لگتا ہے کہیں یہ مجھے ناجیل پہنچا دے۔۔میرا۔۔ہابیل سلطان کا کیس آپ نے ایک۔۔ایک لڑکی کے سپرد کر دیا۔۔"کٹھہرے سے اترتا نوجوان سلیم سلطان کے مقابل ہوا۔۔

"جج کے فیصلوں کا رخ بدلنے کی طاقت رکھتی ہے اسکی پختہ دلیلیں۔۔تمھارا باپ ایسے ہی کسی کو نہیں چنتا۔۔بڑے کام کی ہے یہ"ہابیل کے کندھے پر ہاتھ رکھے تسلی دینے لگے۔

"ٹھیک کہتے صاحب۔۔ان سے بہتر کوئی بھی اس کیس کو لے کر نہیں چل سکتا"پیچھے کھڑے سلیم سلطان کے بابر نامی خاص آدمی نے بات میں اضافہ کیا۔۔

"چلیں دیکھتے ہیں ایک لڑکی ہابیل سلطان کو کیسے بچاتی ہے"تمسخرانہ انداز لیے وہ باپ کے پیچھے چلتے عدالت سے نکلنے لگا۔۔باہر کھڑی میڈیا کسی شہد کے چھتے کی طرح اس پر لپکی تھی۔

"مسٹر سلیم سلطان آج کی سنوائی کے بارے میں آپ کیا کہیں گے ؟؟؟"مائک تھامے ایک لڑکی کا سوال

"سر پلیز ہمیں بتائیے اس کیس کو آگے آپ کیسے دیکھتے ہیں ؟؟"

"کیا اپ کو لگتا ہے ہابیل سلطان پر لگا الزام ان سے ہٹ سکتا ہے پلیز سر کوئی خبر دیجیے "ایک کے بعد ایک سوال۔۔۔کیمرے سے کھینچتی تصویریں اور یک بیک سوالوں کے سمندر سے نکلنے کی خاطر قدم تیز کیے۔

"ہابیل سلطان پر دن بدن ایک نیا کیس ایک نیا الزام کھلتا ہے ؟؟ کیا آپ کو اب بھی لگتا ہے آپکے بیٹے یوتھ کونسلر یا انٹرنیشنل وائس اسپیکر بننے کے قابل ہے ؟؟"جرنلسٹ کے سوال پر سلیم سلطان سمیت ہابیل نے اس کی جانب رخ مڑا وہ اوپر سے نیچے تک بغور اس کا معائنہ کرتے اپنی گاڑی کی جانب بڑھتے وہاں سے روانہ ہوئے۔۔

پیچھے میڈیا اپنے نامعلوم جوابوں پر تبصرے کرتے دنیا کو مخاطب کرنے لگی۔۔۔

ooooooooooo

"بڑے ماہر طریقے سے آپ کام کر رہی ہے اس کیس پر ویل ڈن۔۔"فریق مخالف کے وکیل کمرہ وکلاء میں آتے یشفہ کے قریب ہوئے

" تھینک یو سر"۔۔ان کی عمر کا لحاظ کرتے وہ اپنی جگہ سے احتراما کھڑی ہوئی۔۔

"نہیں بیٹھو۔۔۔ جسٹ فوکس کے کہی تمہاری محنت کسی غلط انسان کے لیے ضایع نا ہو رہی ہو"تیمور صاحب ہر بار کی طرح کوئی انوکھا جملہ کہتے یشفہ کو کنفیوز کر گئے۔۔ان کے جاتے ہی وہ چائے کے کپ تھامے آتی زوبیہ کی جانب متوجہ ہوئی۔

" کنول میں گھر کو جا رہی ہو رات دیر تک اس کیس پر کام کرنے کی وجہ سے آرام نا ہو سکا پلیز ٹیک کیئر دز آل اور اگر کوئی انفرمیشن ملے سو پلیز مجھے ایک میل کر دینا۔۔خدا حافظ"۔۔وہ لمحوں میں وہاں سے نکلتے گاڑی میں بیٹھے روانہ ہوئی

غیلانی ہاؤس پاکستان کے معروف اور ماہر ڈاکٹرز میں سے ڈاکٹر داؤد غیلانی کی محنت و حلال کمائی کا مجسمہ تھا۔۔جو ان کی اہلیہ تسنیم بیگم اور بیٹی یشفہ داؤد کی جاہ سکون تھا۔۔
گھر آتے وہ ہمیشہ کی طرح پہلے تسنیم بیگم کے کمرے کی جانب ہوئی۔۔

"السلام علیکم مماجان"بغلگیر ہوتے کہا

"وعلیکم السلام کیسا رہا سب ؟؟"ماتھا چومتے سوال کیا

"بہترین سات دن تک مزید عدالت ملتوی ہے کچھ نیا رخ بدل رہا ہے کیس "یشفہ نے بال باندھے صوفے پر سر ٹکائے سوال کیا

"مطلب ؟؟" تسنیم بیگم پانی کا گلاس اسے دیتے سامنے دوسرے صوفے پر آ بیٹھی

تھینکس ۔۔مما آپ جانتی ہے ناظاہرا کیس تو رضا علی کی موت کا جس کا ذمدار اسکی بیوی ہابیل سلطان کو سمجھتی ہے ۔۔ لیکن پتا نہیں کیوں مجھے لگتا ہے کہ اس کیس میں بہت کچھ مخفی ہے یہ کیس اتنا صاف نہیں ہے جتنا نظر آرہا"پانی لیتے وہ مکمل انکی جانب متوجہ ہوئی ۔۔

"اور اوپر سے اس ہابیل سلطان کی بے جا عیاشیاں جان کر مجھے اور مشکل میں ڈال دیتی ہے مجھے سمجھ نہیں آتا میں اسکی ان عیاشیوں کو ڈیفائن کرو یا اس پر لگے اس جرم کے الزام پر لڑو ۔۔"وہ کہتے گویا زچ ہوئی ۔

"اب یہ تم نے خود ہی اپنے لیے چنا ہے ورنہ تمھارے بابا تو کہہ ہی رہے تھے سلیم سلطان کے کیس میں نا پڑنا" تسنیم بیگم اسے دؤاد غیلانی کی بات یاد دلاتے کہا

"اٹس نوٹ اباوٹ سلیم سلطان کیس یہ میرے زندگی کا ایک دلچسپ کیس ہے اور آپ جانتی ہے نا میں نے یہ کیس صرف منیبہ کے کہنے پر لیا ہے "یشفہ نے اپنی بات رکھی

"تو بس اس پر لڑو اور جو مدعہ سامنے آتے ہے اس پر بحث کرو خدا تمھیں کامیاب کرے" وہ اٹھتے اس کے سر پر ہاتھ رکھے دعا دینے لگی۔۔

"ہمم ویسے براق کہاں ہے ؟؟"عادت کے مطابق دوسرا سوال۔۔

" کمرے میں ہیں اپنے تمھارے سنڈے والے دیے گفٹڈ ریموٹ کار پر لگا ہوا گھنٹوں سے"۔۔ تسنیم بیگم کے کمرے سے نکلتے جواب دینے پر قہقہ لگاتے براق کے کمرے کی جانب ہوئی

"ہیلو۔۔۔السلام علیکم۔۔" کمرے کی آہٹ پر ہی براق برق رفتاری سے یشفہ کے گلے جا لگا۔۔

Clubb of Quality Content

وعلیکم السلام۔۔شفے آپ جانتی ہے یہ بہت یونیک اور خوبصورت ہے مجھے بہت پسند آئی۔۔"

"زبردست تمھیں پسند آگئی تو ٹھیک ہے"اسے گود میں لے پیار کرتے کہا۔۔

"تھینکس"اس ننھی روح کی پرکشش مسکراہٹ اسکی دن بھر کی تھکان غائب کر گئی۔۔

"آو دادو سے پوچھیں آج کیا پلین ہے رات کا"وہ ہاتھ تھامے کیچن کی طرف بڑھی۔۔

"آگئے تم کمرے سے باہر"تسنیم بیگم نے آتے براق کا گال سہلایا

"رات کے بارے میں معلوم کرنے کی ضرورت نہیں کل اس کا ویکلی ٹیسٹ ہے یہ پڑھائی کریں گا نو آوٹنگ"ان کے ارادے جانتے ہوئے پہلے ہی بات رکھی

"اوہہہہہ سو سیڈ۔۔"یکزبان ہوتے یشفہ اور براق نے ایک دوسرے کو دیکھا

"ویل۔۔ہم پھر چلے جائینگے اوکے"ہمیشہ کی طرح براق یشفہ کی بات سے متفق ہوتے ہنسنے لگا۔۔

°°°°°°°°°°°°°°°

سفر بے حد خاموشی سے کٹتے گاڑی قصر سلطانی کے سامنے رکی۔۔ خوبصورت اور شاندار طور پر بنا وہ محل دیکھنے والوں کی آنکھوں پر اپنا اثر چھوڑ جاتا۔۔

وہ معمولی محنت کے ساتھ لوگوں کی کمائی ہڑپ کر سنوارا گیا محل تھا۔۔ حکومت اور ملک کے بڑے لوگوں سے تعلق بنا کر معصوموں کے حق دبا کر حاصل کیا گیا خزانہ۔۔

تکبرانہ چال چلتے وہ دونوں گاڑی سے اترتے محل کے دروازے پر خادموں کی عزت میں جھکی گردنوں کے بیچ سے گزرتے ہال میں داخل ہوئے۔۔۔

وہاں موجود قیمتی اور نایاب ہر شئے گویا خاص اس قصر کے لیے بنائی گئی تھی۔۔۔ صوفے پر بیٹھتے ہی خادمہ مشروب سے بھرا گلاس پیش کرنے لگی۔۔

"بابر!! علی نواز کو فون ملاؤ اور اس نیوز چینل کی ڈیٹیلز نکالو۔۔ رپورٹر کی خبر لینا نا بھولنا!" ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے وہ جوس کا گھونٹ لیے حکم دینے لگے

"بابا میں کچھ کروں" ہابیل نے گلے میں پہنی چین انگلی سے گھماتے کہا

"نانانا!!بالکل نہیں۔۔تم اگلے سات دن بہت احتیاط سے رہو گے کسی بھی چیز میں تمھارا نام نا آئے"وہ گلاس ٹیبل پر رکھے فوری اس جانب متوجہ ہوئے۔۔

"اف اور کب تک رہے گی میرے بیٹے پر پابندیاں زرا دیکھیں گھر چار دیواری میں رہ کر کتنا بجھ سا گیا ہے"سیڑھیاں عبور کرتے پینتالیس سالہ خاتون صوفے پر بیٹھتے ہابیل کا ماتھا چومے کہنے لگی۔

ایک بے بنیاد بات پر میرے بیٹا کیوں عدالتوں کے چکر لگائے ؟؟"وہ اب سلیم سلطان کے ساتھ لگے صوفے پر آبیٹھی۔۔جبہ بیگم سلیم سلطان کی بیوی قصر سلطانی کی سر تاج۔۔جن کے لیے ہابیل کی خوشیوں سے بڑھ کر کچھ نا تھا۔۔

"کوئی معمولی بات کا الزام نہیں ہے۔۔قتل کے کیس میں ملزم ٹھہرا ہے بڑے تحمل سے چلنا ہو گا۔۔"۔سلیم سلطان نے کہتے فون کی اسکرین روشن کی۔۔

Clubb of Quality Content

فون کی ہر ویب سائٹ ہر ایک ایپ پر ہابیل کے کیس کی خبریں تھی۔۔ متفق و محبت لوگوں کے ساتھ ساتھ کافی زیادہ انھیں تلخ باتوں اور منفی تبصرے دیکھنے کو ملنے لگے۔۔ لیکن بات انکے اکلوتے بیٹے کی تھی جس سے جان انھیں اس عزت و جلال سے بڑھ کر تھی۔۔۔ 27 سالہ ہابیل سلطان جبہ سلطان اور سلیم سلطان کو ہر متاع و مال سے عزیز تھا۔۔ ناز و نعم میں پلا وہ وجود زندگی کے اس موڑ پر آ کھڑا تھا جہاں اس کا سارا جہان داؤ پر لگنے کو تھا۔۔ شان سے پکارے جانے والے ہابیل سلطان کو "ملزم قتل!" سے مخاطب کیا جانے لگا۔۔

ناولز کلب
Clubhouse Quality Content

ooooooooooooooo

السلام علیکم۔۔ کیسی ہو منیبہ؟؟"یشفہ فون کان سے ہٹا کر سپیکر پر کیا

"میں ٹھیک ہوں تم کیسی ہو؟؟"مقابل نے جواب دیتے سوال کیا

"میں بھی ٹھیک۔۔"

"یشفہ باسل بتا رہا تھا کیس سات دن تک ملتوی کر دیا ہے؟ کیا ہو رہا ہے یہ؟"منیبہ کی اواز میں بے چینی واضح تھی

"تم فکر نہ کرو بعض کیس ہوتے ہیں جن میں وقت لگتا ہے۔۔بہت جلد ختم ہو جائے گا یہ کی کیس بھی۔۔اگر وہ ہابیل سلطان اپنی عیاشیوں پر کنٹرول کر لے تو۔۔"

"وہی تو مسئلہ ہے ہابیل کا۔۔خیر آئی ہوپ کہ سب جلدی ختم ہو۔"منیبہ کے لہجے میں کچھ اطمینان آیا

"ویسے منیبہ ایک بات پوچھوں؟"ذہن میں ابھرتا سوال لبوں پر آیا

"جی؟"۔۔

"ہابیل کا کردار جو نظر آتا ہے وہی ہے یا بات کوئی اور ہے؟"گویا وہ سوال نہیں اس مدعہ کی اصل جڑ معلوم کرنا تھا

ہیلو؟"منیبہ کی لمبی خاموشی پر کال سپیکر سے ہٹاتے پکارا

"وہ۔۔یشفہ۔۔میں تو وہی جانتی ہوں جو تم جانتی ہو۔۔میں پرسنلی تو ہابیل کو نہیں جانتی۔۔باسل سے جو پتا چلتا تھا وہی بس معلوم ہے"اس کے اٹکتے جملے یشفہ کو متوشش کر گئے

"ہمم ٹھیک میں بعد میں بات کرتی ہوں تھوڑا مصروف ہوں "یشفہ نے بات کاٹے فون رکھا۔۔

ہابیل کو لے کر ویسے ہی پہلے سے اس کا دل متفق نہ ہوتا تھا اس کے علاوہ تیمور صاحب کی چھبتی باتیں، منیبہ کا اٹکتا لہجہ اور اکثر بیشتر سلیم سلطان کے منہ سے پھسلتے بے لگام جملے۔۔ سب مل کر اس کیس کو گہرا دلدل بنانے لگے۔۔

اسٹڈی ٹیبل پر آتے لیپ ٹاپ کی سکرین روشن کی عادت کے مطابق اس نے پہلے صفحے سے فائل دوبارہ پڑھنا شروع کی۔۔ کیس کہ ہر نقطے پر اس کی نظریں گہری ہوتی جا رہی تھیں جیسے وہ کاغذ کے لفظوں کے پیچھے چھپے راز کو پکڑ لینا چاہتی ہو۔۔

علی رضا شام چار بجے اپنی بیوی کی کال پر آفس سے نکلتے ہیں۔۔ جبکہ راستے میں اچانک کسی ٹرک کے ٹکراؤ سے ان کی گاڑی کھائی میں جا گرتی ہے۔۔

ملزم ہابیل سلطان اس وقت اپنے دوستوں کے ساتھ کلب میں ہوتے ہیں۔۔۔ جبکہ مقتول کی اہلیہ کو لگتا ہے کہ قتل ہابیل سلطان نے ہی کروایا ہے۔۔انگلیوں کے بیچ گھومتا قلم یکدم روکے فون میں کنول کا نمبر ڈائل کیا۔۔

"ہیلو کنول مجھے فوراتیمور صاحب کی مدعیہ کا بیان بھیجو" اگلی بیل پر فون ریسیو ہوتے یشفہ نے کہتے توجہ فائل پر مرکوز کی۔۔

کچھ دیر ہی میں اسے ایک میل موصول ہو چکی۔۔یشفہ نے اس بیان کو بغور پڑھنا شروع کیا۔۔

"{منگل شام چھ بجے کر چالیس منٹ پر میری آخری بات میرے خاوند سے ہوئی۔۔اس وقت فون پر انھوں نے مجھے بتایا کہ وہ کسی دوست سے مل کر آنے والے ہیں جس کے لیے انھیں دیر ہو سکتی ہے۔۔جبکہ اگلے پندرہ منٹ بعد انھوں نے مجھے دوبارہ کال کی کہ وہ اپنا ارادہ بدل چکے اور گھر کی جانب آرہے ہیں۔۔رات آٹھ بجے تک جب وہ گھر نہیں پہنچے تو میں نے گھبراتے ہوئے اپنے جاننے والے اور ان کے دوستوں سے رابطہ شروع

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کیا۔۔۔اور پھر مجھے خبر ملی کہ انکا ایکسیڈنٹ ہو چکا ہے اور انھیں ہسپتال منتقل کیا گیا ہے۔۔}

اس کیس سے ہابیل سلطان کا یہ تعلق ہے کہ پچھلے کچھ ہفتوں میں کئی بار ہابیل سلطان میرے شوہر سے رابطہ کر چکے تھے اور ہمیشہ اسکی کال کے بعد وہ مجھے پریشان نظر آتے۔۔میں نہیں جانتی ان کی بات کا موضوع کیا تھا۔ان کے قتل سے دو دن پہلے ہابیل سلطان کی کال کہ جواب میں انھوں نے کہا تھا "میری موت کی بعد کیا تمھیں تمھارا خواب حاصل ہو جائے گا؟"

"میری موت تمھیں تمھارے خواب سے اور متنفر کر دے گی ہابیل سلطان"۔۔

مدعیہ کے بیان میں ہائلائٹ ہوئے وہ دو جملے یشفہ نے بار بار پڑھے جیسے ان میں کوئی پوشیدہ کوڈ ہو اس نے فوراً اسے فائل کے ایک کونے پر نوٹ کر لیا۔ایک ایسے نشان کے طور پر جو شاید سچائی تک لے جا سکے۔

یشفہ کرسی سے ذرا پیچھے ہٹی۔ اس کے ذہن میں مدعیہ کے وہ الفاظ گونج رہے تھے جیسے کسی گہری کھائی سے آتی سرگوشیاں ہوں۔ اس نے ایک لمحے کے لیے آنکھیں بند کیں پھر لیپ ٹاپ پر موجود فائل میں چند پرانے نوٹس کھول لیے۔

"میری موت کے بعد کیا تمہیں تمہارا خواب حاصل ہو جائے گا..." یہ جملہ یشفہ کے دل میں خنجر کی طرح پیوست ہو رہا تھا۔ گویا کہ مقتول کو پہلے ہی اپنے انجام کا علم تھا۔

وہ اٹھتے کھڑکی کے پاس گئی۔ شام ڈھل چکی تھی، گلی کی بتیوں میں زرد روشنی پھیلنے لگی تھی فون پکڑتے ایک نمبر ڈائل کیا

"مجھے ہابیل سلطان کے پچھلے چھ ماہ کے کال ریکارڈ اور بینک اسٹیٹمنٹ چاہیے۔ جتنی جلدی ممکن ہو۔"

دوسری طرف خاموشی چھائی رہی، پھر ایک بھاری آواز آئی "تم جانتی ہو اس میں کتنا خطرہ ہے، یشفہ؟"

"خطرہ سچائی سے زیادہ نہیں۔"

فون بند ہوتے ہی اس نے گہرا سانس لیا اور دوبارہ اپنی کرسی پر آ بیٹھی اس کے سامنے اب تین راستے تھے ہر ایک میں اندھیرا، لیکن ایک میں سچائی چھپی تھی۔۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○

"اوکے تم سین کنفرم کر کے مجھے بتاؤ"۔۔فون کان اور کندھے کے بیچ دباتے وہ جوتے کی لیسیس باندھنے لگا۔۔دروازے کی دستک پر کال کاٹے گہری مسکراہٹ کے ساتھ وہاں کھڑے انسان کی طرف بڑھا۔۔

"باسل میری جان کہاں تھے تم یار؟؟"مقابل کو گلے لگاتے کہا۔

"پرسوں کورٹ بھی نہیں آئے تم؟؟"ہابیل کا شکوہ صرف باسل سے کرنا جچتا تھا۔۔

"کچھ مصروف تھا اور کچھ تمھارے ادھورے کام"ایک لفافہ اسکے جانب کرتے کہا۔۔

"ویل ڈن"۔۔۔وہ ایک جعلی حکومتی اجازت نامہ تھا جو اسے اس کی خاص جگہوں پر لگی پابندی کی وجہ سے رکاوٹ نا بننے پر مدد دے سکتا تھا۔۔

"زبردست"۔۔وہ قہقہہ لگاتے آئینے کے سامنے اپنی تیاری پر آخری نظر ڈالنے لگا۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"ہابیل یہ کام میں نے صرف تمہارے لیے اس لیے کیا ہے کیونکہ تم جانتے ہو میں تمہارے کسی کام کو منع نہیں کر سکتا۔۔ لیکن میرا مشورہ مانو تو تم ابھی کچھ دن رک جاؤ ساری زندگی پڑی ہے یار ان جگہوں پر جانے کے لیے کہ ان عیاشیوں کے لیے یہ وقت نکل جانے دو سات دن کی تو بات ہے جس میں سے تین دن تو ویسے نکل گئے" وہ کمرے میں سٹڈی ٹیبل کی کرسی کا رخ موڑتے بیٹھا۔۔

"پابندیاں ہابیل سلطان کے مزاج کے خلاف ہیں۔۔ یہ تم سے بہتر کون جانتا ہے! میں کسی حدود یا قید میں بند نہیں ہو سکتا۔۔ "پر رعب آواز نرم لہجہ

"افففف تم پھر بات خود کی قید پر لگا رہے ہو اپنے مستقبل سوچوں۔۔ "باسل آج پھر اسکے ویک پوائنٹ کو ابھارنے لگے

"تمہاری خواہش تمہارا خواب!"

"خواب مت کہو۔۔ چڑ ہے مجھے اس لفظ سے۔۔ خواب حقیقت نہیں محض نیند کے اسیر ہیں جو بیداری کی دھوپ سے پگھل جاتے ہیں۔۔ صرف خواہشات مکمل ہوتی ہے۔۔ جو حوصلے

کے سنگ حقیقت کا روپ دھار لیتی ہے"۔۔ آواز میں بھاری پن تھا جیسے کچھ بوجھ ہو دل پر اس لفظ کو لیے۔۔

"ویل۔۔ تم سوچ لو حال اور مستقبل میں کیسے چلنا چاہو گے"باسل اٹھتے کرسی سیدھی کرنے لگا

"ارے ہم کوئی اللیگل جگہ تھوڑی جا رہے ہیں۔۔اٹس جسٹ آبڑ تھڈے پارٹی مین۔۔"وہ کہتا کمرے سے نکلتے سیڑھیاں عبور کرنے لگا۔۔باسل ہم قدم تھا

" کہاں جا رہے ہو؟"ہال میں بیٹھے سلیم سلطان چائے کا کپ ٹیبل پر رکھتے فوراً اسکی جانب بڑھے

"یہی بس تھوڑا پاس ایک دوست کا بڑ تھڈے ہیں وہی"صاف بات۔۔

"تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں ہے یا دن بادن تم پر بچپنا آنے لگا ہے دوبارہ"سلیم سلطان نے اسکے چہرے کا ٹیمپریچر ہاتھوں سے چیک کرتے کہا۔

"واٹ؟؟ بابا پلیز"لہجے میں وہی روز کی جھنجلاہٹ تھی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

سلیم سلطان نے گہرا سانس لیا پھر ٹھہرتے کہا

"ہابیل تم جب جو جیسا چاہتے تھے ویسا آج تک ہوتا رہا اور ہم نے کرنے دیا۔۔اب بات تماری زندگی تمھارے مستقبل اور میری عمر کی محنت و عزت کی ہے۔۔بہت بہتر ہے تم خود سمجھتے ہوئے اس بار تعاون کرو۔۔تمھیں کوئی اجازت نہیں ہے نا کورٹ کی طرف سے نا میری طرف سے" وہ دوبارہ صوفے پر آبیٹھے۔۔جبہ بیگم اس دوران ہی کمرے سے وہاں آئی تھیں۔۔

"مما کچھ کہیں انھیں میں مر جاؤں گا یہاں۔۔دو دن سے باہر نہیں گیا۔۔کسی کی غلط بیانیاں میری زندگی میں رکاوٹ کیوں بن رہی ہے؟؟" وہ کسی امید کے سائے ماں کی جانب مڑا

"میں ان وقتی روشنیوں کے لیے میرا چراغ نہیں کھو سکتی اگر سلیم صاحب اجازت دے بھی دیتے تو میں کبھی نا جانے دیتی"۔۔وہ اسکے چہرے کے بدلتے رنگ بخوبی دیکھ سکتی تھیں۔۔

وہ چلاتا ہوا صوفے پر بیٹھے سر پیچھے کو ٹکا گیا۔۔

غصہ سے گردن اور ہاتھوں کی نسیں ابھرنے لگی۔۔باسل تیز قدموں سے اسکی جانب بڑھا۔۔

"ہابیل!"پکارتے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔۔

"تمھارے لیے تو میں یہاں آیا ہوں اٹس جسٹ اباوٹ آ ویک۔"۔وہ بھی اپنی بات پر قائم تھا

"باسل مجھ پر الزام لگا ہے یہ لوگ مجھے مجرم کی طرح ٹریٹ کیوں کر رہے ہیں۔۔"وہ چیختے اٹھا گھر کے بیشتر ملازم اپنے کام چھوڑتے اس جانب متوجہ ہوئے

" قتل کا ملزم بھی مجرم کی نظر سے ہی دیکھا جاتا ہے عدالت میں" سلیم سلطان روپ دھار آواز میں جوابدہ ہوئے۔۔

" تو آپکا یہ منصب و مرتبہ کب کام آنا ہے ؟؟اگر ایک الزام کے بعد میں کھلے عام نہیں گھوم سکتا تو کیا فائدہ اس نام و شہرت کا؟" آنکھیں لال ہونے لگی جبکہ آواز کڑک۔

Clubb of Quality Content!

"یہ جو تم جیل کے بجائے ابھی تک عیش و عشرت کے ساتھ آزاد گھوم رہے ہوں یہ اس نام و منصب کی وجہ سے۔۔ورنہ لمحہ نہیں لگتا اس ملک میں ملزموں کو مجرم کی طرح تہہ خانے میں ڈالنے کے لیے"۔۔ہابیل لاجواب ہونے لگا

"اور تم پر کسی عام انسان کے قتل کا الزام نہیں ہے ایک جانے مانے جرنسلٹ کے قتل کر الزام ہے جس کی آواز دنیا میں گونجی جاتی ہے"۔۔ان کی باتیں ہابیل کے تاثر بدلنے لگی۔۔

وہ لمحوں کے لیے صوفے پر آبیٹھا۔۔

"میری جان بس چند دن کی بات ہے اس بار تم دیکھنا فیصلہ ہو جائے گا اور تم اس مصیبت سے آزاد"۔۔

"نا جانے کب؟"۔۔وہ چڑتے ٹہلنے لگا۔۔

سلیم سلطان کے فون بجنے پر لمحوں کے لیے سب کی نگاہ ان کے جانے ہوئی۔

"جی وکیل صاحبہ؟"۔۔

"جی۔۔نہیں میں نے تو بس معلومات کی حد تک اسے۔۔"گویا انکی بات کاٹی گئی۔۔

"ٹھیک ہے۔۔میں دیکھ لیتا ہوں"۔۔۔فون کاٹتے لب بھینچے۔۔

"بابر بابر۔۔"۔۔فون ہاتھوں کی انگلیوں میں گھماتے بغیر کسی سے بات کیے پکارا گیا۔۔

"جی سر"۔۔چراغ سے نکلے جن کی طرح حاضر ہوتا بابر گردن جھکائے سلیم سلطان کے سامنے آکھڑا ہوا

"اس رپورٹر کا تعلق کس نیوز چینل سے ہے؟"سوال پر سب یکدم سیدھا ہوئے

"اسی نیوز چینل سے جس کا کیس ہابیل صاحب پر چل رہا ہے"۔۔بابر کے جواب پر ہابیل اور باسل سمیت سلیم سلطان پر حیرت کے بادل آئے۔۔

"تمھیں میں نے صرف اس کی معلومات جمع کرنے کو کہا تھا تم نے اس کے پیچھے بندے کیوں لگائے تم جانتے ہو نا ایک معمولی سے بھی غلطی اس کیس کو کس حد تک نقصان پہنچا سکتی ہے میرے بیٹے کے فیصلے میں ایک معمولی نقطہ بھی بڑی تبدیلی لا سکتا ہے پھر تم نے کسی سے پوچھ کر اس کے پیچھے بندے لگا ہے؟"لہجے میں غصہ واضح تھا

"سر ہمیں پہلے نہیں معلوم تھا ان دو گارڈز کے لگانے کے بعد ہی معلوم ہوا کہ وہ اس نیوز چینل سے تعلق رکھتا ہے میں نے فوراً انہیں ہٹوا دیا"۔۔بابر کے جواب پر سلیم سلطان جیسے مطمئن ہوئے

"بہتر کیا۔۔آئندہ کوئی بھی قدم اٹھانے سے پہلے ایک بار مجھ سے پوچھ لینا۔۔"ان کی بات پر بابر ہامی بھرتے نظریں جھکا گیا

"لیکن یہ بات مجھ سے پہلے اس وکیل کو کیسے خبر لگ گئی؟"ان کا سوال پر وہاں موجود لوگوں کی نظروں کا تبادلہ ہوا

"ہو سکتا ہے انکل اس کا کوئی جاننے والا ہو وہاں؟"باسل نے صوفے پر بیٹھتے کہا۔

"یا یہ بھی ممکن ہے کہ کہ اس کیس سے ریلیٹڈ چیزوں جگہوں اور لوگوں پر اس کی نظر ہو اور اسکو محسوس ہوا ہو؟"دوسرا نقطہ مضبوط تھا

"ہمم ہو سکتا ہے لیکن ایک لڑکی ہو کر بڑے حیران کن کام کر جاتی ہے یہ۔۔اس کا دوست رہنا ہی زندگی کی عنایت ہے۔۔"سلیم سلطان نے کہتے بابر کو جانے کا اشارہ دیا۔۔

،بابر کے جاتے ہی کمرے میں لمحہ بھر کی خاموشی چھا گئی۔ پھر وہ دھیرے سے ہنسا

"مجھے تو اس لڑکی پر ہی بھروسہ نہیں ہے۔۔ عورتوں کی چالیں بڑی خطرناک ہوتی ہے اور چالاک عورتیں تو مکاری کا مجسمہ"۔۔

ہابیل کے ہونٹوں پر ایک معنی خیز مسکراہٹ تیر گئی، مگر آنکھوں میں چھپی کڑواہٹ اور ماضی کے زخموں کی دھندلی جھلک صاف محسوس کی جا سکتی تھی۔ لہجے میں ایسا بوجھ تھا جیسے برسوں کا عدم اعتماد الفاظ کا روپ دھار کر باہر نکل آیا ہو۔۔باسل نے اس جملے پر بھنویں سکیڑیں، ماتھے پر ہلکی سی شکنیں ابھریں، مگر وہ اپنے اضطراب کو ضبط کی مہارت سے چھپائے بیٹھا رہا۔ چند لمحے خاموشی کی دبیز فضا میں اس کے لب ساکت رہے، جیسے وہ الفاظ کو تول رہا ہو۔ پھر دھیرے سے لبوں پر اطمینان کی مسکراہٹ اُبھری، وہ مسکراہٹ جو بیک وقت پر اعتماد بھی تھی اور کاٹ دار بھی۔۔

عورت کو مکاری کا مجسمہ کہنا زیادتی ہے، ہابیل۔۔۔ وہ تو کبھی دعا کا سایہ بن کر نسلوں کو تھام لیتی ہے، کبھی سہارا بن کر تھکن اتار دیتی ہے، اور کبھی وفا کی تفسیر بن کر زمانے کو حیران کر

دیتی ہے۔"اس کے لہجے کی ٹھہراؤ میں ایسا وزن تھا کہ کمرے کی فضا لمحہ بھر کے لیے جیسے ساکت ہو گئی۔الفاظ باسل کی زبان سے نہیں بلکہ اس کے ایمان کی گہرائی سے نکلتے محسوس ہوتے تھے۔

اور جس وکیل نے تمھارے کیس کو لیا ہے اس کے وفاداری اور منصف کردار کی باتیں تو سارے شہر میں مشہور ہے"۔۔

ہابیل کی مسکراہٹ یکدم مدھم پڑ گئی۔اس کے چہرے پر سختی تو برقرار تھی لیکن نظریں چند لمحوں کے لیے خالی خلا میں ٹھہریں،پھر بے اختیار باسل پر مرکوز ہو گئیں،گویا دل کی کسی گہرائی میں باسل کے الفاظ نے ایک بند دروازے پر دستک دی ہو،لیکن ضد اور انا کے دبیز پردے نے اسے کھلنے نہ دیا۔

باسل کی آخری بات پر سلیم سلطان متفق ہوتے چائے کا کپ تھامے کہنے لگے۔۔

ٹھیک کہتے ہو۔۔۔ کل میں اس وکیل سے خود ملوں گا۔ دیکھتے ہیں وہ اس کیس کو کس رخ پر لے جانا چاہتی ہے۔" ۔ کمرے کی فضا ذاتی بحث سے نکل کر عدالت کی حکمتِ عملی پر مرکوز ہو گئی۔

°°°°°°°°°°°°°°°°

وہ فون ریکارڈز واضح تھے اس میں کوئی شک کا مادہ موجود نا تھا۔۔ لیکن وہ شخص اتنا بھی صاف نا تھا جتنا نظر آتا تھا۔۔ہابیل سلطان کے فون ریکارڈز اتنے صاف؟"وہ ہم کلمای کرتے اپنے سوال پر حیران ہوئی۔۔

یشفہ نے فورا رضا علی اور ہابیل کے بیچ ہونے والی تمام فون کالز کا ریکارڈ چیک کیا۔۔ ہر کال پانچ سے دس منٹ کی ہی کی جاتی تھی۔۔۔

مجھے یہ ہابیل ہی سے جاننا ہو گا ان کے بیچ ایسی کیا بات ہوتی تھی جو رضا علی کی پریشانی کا سبب بن جاتی تھی۔۔یشفہ نے کہتے ایک ٹیکس میسج سلیم سلطان کی طرف بھیجا۔۔

"میں چاہوں گی کل اپ میرے دفتر آ کر مجھ سے ملیں ہابیل کو ضرور ساتھ لائیے گا"

یشفہ نے ہابیل سے پوچھنے والے سوالات کو ایک طرف لکھتے فائل بند کی۔۔ تھکن محسوس

ہونے کی خاطر اس نے کمرے سے باہر نکلتے نیچے ملازمہ کو آواز لگاتے کہا

"ساجدہ باجی مجھے ایک کپ کافی دے جائیے پلیز۔۔"

کہتے ہیں وہ دوبارہ اپنے کمرے میں آئی چند روز سے اس کی سوچ ہابیل سلطان کے کیس پر

ہی جا کر اٹک جاتی کمرے میں ٹہلتے ذہن میں کچھ الہام ہونے پر اس نے فون پر نمبر ڈائل

کیا دوسری کال پر فون اٹھالیا گیا۔۔۔

"سب خیریت ہے اس وقت فون کیا؟؟"رات کے تین بجنے کے قریب وقت دیکھ مقابل

نے سوال کیا۔

"ہمم سب ٹھیک ہے میں نے کل ہابیل اور سلیم سلطان کو دفتر بلایا ہے کچھ معلومات کے

لیے۔۔"یشفہ جوابا ہوئی۔۔

"کیسی معلومات؟؟"۔۔

"مجھے ہابیل اور رضا علی کی فون پر ہونے والی بات چیت کے بارے میں جاننا ہے۔۔"یشفہ مقابل کا ذہن صاف کیا

"آپکو لگتا ہے وہ بتا دے گا؟؟"مقابل کی بات سن یشفہ نے آبرو اچکائے۔۔اسی کسی پیچ خادمہ کافی کا مگ کمرے میں لا چکی تھی۔۔

"اس کے پاس کوئی دوسرا راستہ نہیں ہے اور مجھے نہ بتانے کا نا کوئی جواز"۔۔واضح کلام۔۔

"خیال سے۔۔آل دا بیسٹ"۔۔

"ہمم"یشفہ نے کہتے فون کٹ کیا۔۔ان کے درمیان ہمیشہ اسی طرح رابطہ منقطع ہو جاتا اپنی بات مکمل بیان کرتے بس فون رکھ دیا جاتا۔۔

"ہابیل سلطان تمھاری رازوں کی سیسا پلائی دیوار کو اب تمھیں توڑنا ہو گا۔۔"یشفہ نے دل میں کہتے کافی کا آخری گھونٹ لیے تسنیم بیگم کے کمرے کی جانب قدم کیے...

ooooooooooooooo

Clubb of Quality Content

صبح کی بکھرتی کرنیں ہر چیز پر غالب آنے لگی گھڑی نو بجے کا وقت بتا چکی تھی۔۔یشفہ ناشتے کی میز پر بیٹھی تھی یکدم تسنیم بیگم کے سوال پر انکی جانب نگاہ مرکوز کی۔۔

"سلیم سلطان سے کسی بھی قسم کے دوستانہ تعلق قائم کرنے کی کوشش مت کرنا۔۔یہ معاملات و ملاقات صرف اس کیس تک ہی محدود رہے"ان کے لہجے کی سختی اور سنجیدگی لفظوں کی کڑواہٹ سے کہیں زیادہ واضح تھی۔۔

یشفہ نے ٹوسٹ کا آخری نوالہ اپنے منہ میں رکھتے الجھی نگاہوں سے انہیں دیکھا۔۔

"اور یہ صرف میرا نہیں تمہارے بابا کا پیغام ہے۔۔جب سے انہیں پتہ چلا ہے کہ سلیم سلطان کے کیس میں تم ضرورت سے زیادہ انوالو ہو چکی ہو بہت خفگی کا اظہار کر رہے تھے"

وہ چائے کپ میں انڈیلتے گویا ہوئیں۔۔

"مما یہ میرا پیشہ ہے اور سلیم سلطان سے تعلق۔۔میں تو ان کے اس کیس میں بھی ان سے ضرورت سے زیادہ بات نہیں کرتی"یشفہ نے تسلی کن الفاظ میں وضاحت دی۔۔مگر تسنیم بیگم کے چہرے پر پھیلی بے چینی نے جیسے اس وضاحت کو رد کر دیا۔۔

"جانتی ہو یشفہ تمہاری زندگی کا چوتھا کیس ہے لیکن اج سے پہلے میرا دل کبھی نہیں گھبرایا تمھیں لے کر نہ جانے کیوں جب سے تم اس مسئلے میں الجھی ہو میرا دل بہت بے سکون رہنے لگا ہے" ان کے چہرے پر ابھری شکنیں اور لہجے میں افسردگی ماں کے دل کا درد واضح کر رہی تھی۔

"مما۔۔ڈونٹ وری اٹس نارمل"۔۔اپنی جگہ سے اٹھتے وہ ان کے ساتھ لگی کرسی پر آ بیٹھی

" آشان کا غم اب تک ہمارے دلوں سے نہیں اترا یشفہ"۔ غم کی شدت آواز میں نظر آنے لگی۔

"تمھیں اپنا ہر قدم بہت سوچ کر رکھنا ہے، میری جان"۔۔

"میں تمہارے خوابوں کے عوض یہاں ہوں۔۔ لیکن تمھیں کچھ ہوا تو خود کو کبھی معاف نہیں کر پاونگی"۔۔ان کے جملے یشفہ کا دل جکڑنے لگے۔۔

"آپ ایک بار پھر نیگیٹو سوچنے لگی ہیں مما؟ کچھ نہیں ہوتا"۔ان کے قدموں میں بیٹھے اپنے ہاتھوں میں ان کے ہاتھ لیے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اور ویسے بھی آپ ہی تو کہتی ہے موت کا کوئی وقت نہیں ہوتا۔۔ناوہ عمر دیکھتی ہے نا منصب نادولت وطاقت جب لکھی ہو،جب آنی ہے۔۔ آشان بھائی کی موت کے بہانے کی بیریاں ڈال کر میں دنیاوی معاملات چھوڑدوں کیایہ چاہتی ہیں آپ؟۔"موضوع پھر اسی چند جملوں پر ہمیشہ کی طرح گھومنے لگا۔۔

"یشفہ وہ مرد تھا۔۔تم عورت ہو۔۔عورت نازک اور کمزور ہوتی ہے"ان کے لہجے میں واضح ہوتی بے بسی بہت کاٹ دار تھی۔۔افففف خدایا!ماؤں کے دل اتنے نرم کیوں ہوتے ہیں۔۔

"میں یشفہ داؤد بھی ہوں۔۔تسنیم داؤد کے ہاتھوں پلی بڑی یشفہ داؤد۔۔جس نے ہمیشہ مجھے خوف نہیں حوصلہ وراثت میں دیا ہے۔۔پھر آپ اتنی کمزور کیسے ہو سکتی ہے؟؟"

"بیٹیوں کے معاملات میں والدین ہمیشہ خوفزدہ رہتے ہیں۔۔کیونکہ انہیں لے کر دنیا کا زہر ہمارے حوصلے سے کئی بڑا ہوتا ہے۔۔"چند آنسو انکی آنکھوں میں تیرنے لگے

"صنفِ نازک اسی زہر کو کاٹ کر ہی صنفِ آہن بنتی ہے... اور جب عورت صنفِ آہن کی دہلیز پر قدم رکھ دے تو اس کے دل میں کسی بھی دنیاوی خوف کی گنجائش باقی نہیں رہتی۔"وہ باہمت تھی یا باہمت بن رہی تھی اس کے شخصیت الگ تھی وہ واقعتاً صنف آہن تھی۔۔

یشفہ کے خاموش ہونے پر کمرے میں چند لمحے سناٹا چھا گیا۔ صرف دیوار پر لٹکی گھڑی کی ٹک ٹک سنائی دینے لگی۔۔

یشفہ کی آنکھوں میں عزم کی چمک تھی، جیسے کسی اندھیری رات میں بجلی کوند جائے۔ وہ روشنی، جو اندھیروں کو چیر کر اپنا راستہ خود بناتی ہے۔

کھڑکی کے پردے ہلکی ہوا سے سرسرانے لگے، جیسے کائنات بھی یشفہ کے فیصلے کی گواہ ہو

تسنیم بیگم نے گہری سانس لیتے اس کا ماتھا چومتے اسے دعا دی

"بس... خدا تمہارا محافظ ہو میری جان۔"ماں لرزتی دعا نے ماحول کو مزید بوجھل کر دیا۔

یشفہ نے ان کے ہاتھ مضبوطی سے تھامتے مسکرا کر کہا

"آمین... بس یہی دعائیں تو میرا سب سے بڑا ہتھیار ہے"۔۔ تسنیم بیگم کو الوداع کہتے ہیں آفس کے غرض سے وہ اپنی گاڑی کی جانب ہوئی۔۔ گاڑی سڑک پر ڈالتے ہی ذہن میں مختلف سوچوں نے گھر کرنا شروع کیا۔۔

والدین سے جھوٹ بولنا کتنا آسان ہوتا ہے لیکن اس کا بوجھ ضمیر پر دنیا کے ہر بوجھ سے بھاری۔۔

یا تو وہ واقعتاً معصوم ہوتے ہیں جو ہمارے جھوٹ کو سچ مان لیتے ہیں یا ہم اسقدر جھوٹ بولنے میں ماہر کے انھیں خبر تک نہیں ہوتی۔۔ایک معنی خیز مسکراہٹ اس کے چہرے پر بکھری۔۔۔

ooooooooooooooo

آفس میں داخل ہوتے ہی اسے سلیم سلطان کی آمد کا علم ہو چکا تھا۔۔وہ روزمرہ کی طرح کمرہ وکلاء میں بیٹھے وکیلوں سے رسمی سلام و دعا کے بعد اپنے کیبن میں داخل ہوئی اور کرسی سنبھالتے ہی انٹرکام کے ذریعے سلیم سلطان کو بلوالیا۔۔۔

لمحوں کے بعد دروازے پر دستک ہوئی اجازت ملنے پر سلیم سلطان باوقار طریقے سے چلتے کمرے میں داخل ہوئے۔۔ جبکہ ہابیل حسبِ عادت مغرورانہ چال اور بے نیازی کے ساتھ داخل ہوتے کمرے میں موجود چیزوں کا جائزہ لینے لگا۔

"السلام علیکم۔۔یشفہ نے احتراما اٹھتے انہیں سلام کر کرتے سامنے لگی کرسی کی جانب اشارہ دیتے بیٹھنے کی دعوت دی۔۔ وہ رسمی جواب دیتے یشفہ کے مقابل کرسی پر بیٹھ گئے۔۔ ساتھ لگی کرسی پر بیٹھنے کے خاطر ہابیل نے ہاتھ بڑھایا کہ یکدم ایک جملے سے اس کا ہاتھ ہوا میں روکا گیا۔۔

"آپ کچھ دیر وہاں بیٹھ کر انتظار کریں میں سلیم صاحب سے پہلے بات کرنا چاہتی ہیں" کمرے میں کونے میں موجود ایک صوفے کی جانب اشارہ دیتے یشفہ نے کہا

ہابیل نے چہرے سے عینک ہٹاتے ایک بے تاثر نگاہ مقابل پر ڈالی۔۔یشفہ بغیر اس کے جواب کے منتظر ہوئے سلیم سلطان سے مخاطب ہونے لگی۔۔ لمحوں کے لیے بغور اسے

گھورتے وہ لمبی سانس لے صوفے پر آ بیٹھا فون نکالیں اسکرین روشن کی۔۔گویا یشفہ اور سلیم سلطان کے بیچ ہونے والی گفتگو پر اس نے توجہ دینا ضروری نہ سمجھا۔۔

اس کے فون سے ابھرتی آواز ان کے درمیان ہوتی گفتگو میں خلل پیدا کرنے لگی۔۔

"اٹس ناٹ یور پرائیویٹ روم مسٹر ہابیل سلطان بہتر ہے کہ آپ جس جگہ ہوں وہاں کی قوانین کو فالو کیا کریں"۔۔آواز سے زچ ہوتے اس نے ہابیل کی جانب چہرہ کرتے بلند آواز سے کہا

"اینڈ آئی ایم ناٹ یور پرسنل اسسٹنٹ۔۔تو مجھے آرڈرز دینا پلیز بند کریں۔۔"اس کے لہجے میں تلخی واضح تھی۔۔

"سکیوز می۔۔یشفہ کے چہرے کے تاثر بدلے لیکن اس سے پہلے کے فضا مزید کشادہ ہو سلیم سلطان نے گویا بات سنبھالی

" تمہیں اندازہ بھی ہے ہابیل ہم یہاں کتنی ضروری بات کر رہے ہیں۔۔فون تم بعد میں بھی چلا سکتے ہو"۔۔

"جب بات آپ سے کرنی تھی تو آپ مجھے ساتھ لے کر کیوں آئے ہیں؟ میرا وقت ضائع کرنے کی کیا ضرورت تھی؟" بے زاری سے فون صوفے پر رکھا

"وقت صرف ان لوگوں کا ضائع ہوتا ہے جن کی زندگی کا کوئی مقصد نہ ہو۔ اور مقصد والے لوگ جہاں بیٹھتے ہیں، وہاں اپنی اہمیت ثابت کرتے ہیں... شکایت نہیں کرتے۔" یشفہ نے لمحہ بھر کو اس کی آنکھوں میں دیکھا، پھر پرسکون مگر کاٹ دار لہجے میں کہا۔۔

"ویل سلیم صاحب جس لڑکے نے اس کے لیے وہ جعلی کاغذ بنوائے ہیں آپ اسے بھی وارن کیجیے کہ وہ اس کی کسی بھی بات کو نہ مانے جب تک کہ وہ بات آپ کے علم میں اور میرے علم میں نہ ہو۔۔" بات سن ہابیل نے سیدھے ہوتے توجہ اس جانب مرکوز کی۔۔

"وہ میرا پرسنل کام تھا اس کا اس کیس سے کیا تعلق؟" یشفہ کی بات بیچ میں کاٹتے ہابیل اٹھتے ان کے قریب ہوا

"فلحال آپ کا کوئی بھی کام پرسنل نہیں ہے خاص کر جو کسی نہ کسی طور پر قانون یا آپ کی عادت میں کیے جانے والے کاموں سے جڑے" کرسی پر ٹیک لگائے یشفہ میں اس کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑی

"اور اب آپ یہاں آہی گئے ہیں تو تشریف بھی رکھیں آپ سے بھی کچھ سوال جواب کر لیتے ہیں"۔۔ کہتے ہیں یشفہ نے فائل سے ایک پیپر نکالے ہابیل کے سامنے کیا جو اس بات کے دوران کرسی پر بیٹھ چکا تھا اس پیپر پر چند جملے ہائی لائٹ کیے ہوئے تھی مقتول کے بیوی کے کہے گئے جملے۔۔

"میری موت کی بعد کیا تمھیں تمھارا خواب حاصل ہو جائے گا؟"

"میری موت تمھیں تمھارے خواب سے اور متنفر کر دے گی ہابیل سلطان"۔۔

"کیا یہ جملے آپ نے سے کہے گئے ہیں اور کیوں؟" ہاتھ میں جھولتا قلم ٹیبل پر رکھے مکمل نگاہ ہابیل پر مرکوز کی۔۔ سلیم سلطان نے ان جملوں کو پڑھتے سوالی نگاہ سے ہابیل کو دیکھا۔۔

"جی رضا علی نے کہے تھے۔۔"دونوں کی نظروں کی گرمی خود پر پڑتے کچھ لمحوں بعد کہا اس کی حامی نے گویا موضوع کو اور دلچسپ کیا

"کیوں کیا وجہ ہے ان جملوں کے کہنے کی؟؟؟"۔۔

"میں ایک سوشل کنٹینٹ ہو وکیل صاحبہ۔۔ میرا مستقبل بھی انہی چیزوں سے جڑا ہے یو تھ کونسلر یا انٹرنیشنل وائس سپیکر بننا۔۔رضا علی بار بار میرے کردار کشی کرنے پر تلا ہوا تھا اس کی کوئی بھی نیوز گویا ہابیل سلطان کا نام لے بغیر مکمل نہ ہوتی تھی اور ہر نیوز میں وہ میری کسی ایک برائی کو اجاگر کر کے بیان کرنے پر لگا ہوتا۔۔"ہابیل کے لہجے میں واضح کرواہٹ یشفہ کے چہرے پر مسکان بکھیر گئی

"ہماری آخری گفتگو کے درمیان اس نے مجھ سے کہا تھا کہ میرے مستقبل کا پورا ہونے میں رضا جیسے جرنلسٹ بہت بڑی آزمائش ہے۔۔غالبا ایسے کسی موقع پر شاید یہ جملہ بولے ہو"۔۔اخری بات پر کندھے اچکائے وہ بغیر کسی تاثر کے عام کہانیوں کی طرح اپنی بات بیان کرنے لگا

"پھر تو اس کے قتل کی بہت بڑی وجہ موجود ہے آپ کے پاس؟؟رائٹ؟؟"یشفہ کا انداز ہابیل کے وجود میں ترخی لا گیا۔۔

"یہ بہت معمولی وجہ ہے!!اس سے اور بھی کئی وجہ ہے میرے پاس رضا اور اس جیسا جرنلسٹ کو راستے سے ہٹانے کے لیے لیکن نہ یہ میری تربیت کا حصہ ہے اور نہ میری شخصیت کا وقار جب میں نے راستہ ہی کڑوا چنا ہے تو زہریلے لوگ تو راستے میں آئیں گے مجھے اندازہ ہے اس لیے مجھ پر رضا علی کے ساری باتیں کوئی کام نہیں کرتی تھی۔۔اور اس جیسے سو جرنلسٹ سے میرا سامنا ہوتا اور اسے کئی جملے متبادل ہوتے ہے تو کیا مطلب جب جب وہ سب مریں گے ان سب کے پیچھے میرا ہاتھ ہو گا؟"اس کی آنکھوں میں ایک لمحے کو شعلہ سا لپکا مگر فوراً بجھ گیا یشفہ کے الفاظ گویا اس کی مردانہ انا کو چھید گئے تھے۔۔

"ان نینیانوے کا تو مجھے علم نہیں لیکن رضا علی کے قتل کے پیچھے تو آپ کا نام ہے اور جس نفرت اور حقارت سے آپ اس کے ذکر میرے سامنے کر رہے ہیں اندازہ لگانا مشکل ہے سچ

کیا ہے اور جھوٹ کیا ہے۔۔" آنکھیں پوری استقامت کے ساتھ مقابل پر جمی رہی جیسے اس کے ضبط شدہ غصے کو للکار رہی ہوں۔۔

"تو پھر آپ وکیل کس کام کی؟؟ پتہ لگائیے کیا سچ ہے اور کیا جھوٹ سب کچھ تو آپ کے سامنے واضح کر دیا اور کیا چاہتی ہیں؟" انا اور ضبط کی کشمکش اس کی رگوں میں صاف نظر آ رہی تھی

"مکمل سچ۔۔ خیر یہ بتائیے آپ نے جعلی اجازت نامہ کس پوچھ کر بنوایا؟" اسکا سیدھا سوال ہابیل کے چہرے پر شکنیں ابھار گیا۔ لمحوں کے لیے ہابیل نے سلیم سلطان سے آنکھوں کا تبادلہ کیا۔۔

Clubb of Quality Content

"یہ آپکو کس نے بتایا؟"۔۔ہابیل متجسس تھا

"پہلے میرے سوال کا جواب۔۔"یشفہ گویا متاثر نا ہوئی

"کسی سے نہیں مجھے اس کی ضرورت لگی اس لیے میں نے بنوایا تھا" اپنے سوال کا جواب چاہنے کے لیے نرم انداز میں جوابدہ ہوا۔۔

" گریٹ آپ کو کچھ زیادہ ہی اپنی ضرورتوں کا خیال ہے تو زرا سا دوسروں کی عزت وقت اور باتوں کا بھی رکھ لیں" کاغذ کے نیچے لکھے سوالوں کی دوسری جانب ہابیل کا بیان لکھنے لگی۔۔

" آپکو اس کا علم کیسے ہوا؟؟"یشفہ کا قلم رکا نظریں سلیم سلطان کی طرف اٹھائی۔۔

" سلیم صاحب آپ نے آپکے بیٹے کو بتایا نہیں کہ آپ نے مجھ تک یہ خبر پہنچائی ہے؟؟"یشفہ کے کہنے پر ہابیل نے آنکھیں میچی۔۔

" چھوڑیں اسے وکیل صاحبہ آپ بتائیں اس کیس کو آگے کیسے دیکھتی ہیں آپ؟"۔۔ ہلکی سنجیدگی سے سوال کیا

" دیکھیں سلیم صاحب اگلی سنوائی میں سب سے پہلے میں ہابیل کا بیان سامنے رکھوں گی اور اس کے بعد رضا علی کی موت کے وقت ان کی وہاں عدم موجودگی پر زور دونگی"۔۔یشفہ مکمل طور پر سلیم سلطان کی جانب متوجہ ہوئی۔۔

" حتی کہ رضا علی کی کار کی تمام تفصیلات ہمارے پاس آچکی ہیں اس کی کار میں ایسا کوئی بھی سراخ یا ثبوت موجود نہیں ہے جس سے ثابت ہو سکے کہ اس کا ایکسیڈنٹ کروایا گیا ہو تیسرا

نکتہ یہ ہے کہ جس ٹرک سے اس کا ایکسیڈنٹ ہوا ہے اس کی تفتیش جاری ہے، میرے خیال سے تو اسے پرسوں کورٹ میں بھی پیش کیا جائے گا جو اس کا بیان آئیگا اس کے بعد جج فیصلہ فرمائیں گے۔۔ لیکن۔۔"وہ لمحے بھر رکی پھر پورے اعتماد سے بولی۔۔

"میں آپ کو اس بات کا یقین دلوا سکتی ہوں ہابیل کہ بیان کے بعد جو ثبوت اور گواہ میرے پاس موجود ہیں اس سے ہابیل کی بے گناہی ثابت ہو جائے گی۔۔"مسکراتے چہرے کے ساتھ بات کا اختتام کرتے سلیم سلطان کے چہرے پر بھی ایک سکون طاری ہوا۔۔

"بہت خوب.بہت خوب۔۔"سلیم صاحب نے ہابیل کے کندھے پر ہاتھ رکھتے یشفہ سے کہا لیکن جس اطمینان نے سلیم سلطان کے دل کو چھوا تھا،وہ ہابیل کے چہرے پر نظر نہ آیا۔اس کی آنکھوں میں ایک انجانی بے چینی سایے کی طرح آتی اور جاتی رہی... گویا کوئی ایسا راز تھا جس کے نا کھلنے میں عافیت تھی۔

ooooooooooooooo

آج ماہ کی پچیس تاریخ تھی غیلانی ہاؤس پر ایک پھر ایک عجب سی وحشت کا سایہ تھا۔۔یشفہ نے گھر میں قدم رکھتے ہی رخ تسنیم بیگم کی جانب کیا۔۔ حسب عادت آج کوئی ملازم غیلانی ہاؤس میں نا تھا۔۔ براق اپنے کمرے میں سو چکا تھا چاند آسمان پر آب و تاب سے جگمگا رہا تھا گھڑی کی ٹک ٹک رات دو بجنے کی گواہی دے رہی تھی۔۔

"مما!! مما؟؟" وہ پکارتے انھیں ان کے کمرے میں نا پاتے ڈرائنگ روم کے طرف بڑھ گئی۔۔

"ممامم۔۔" دیوار پر موجود گھڑی کی نیچے نظر آنے والی تاریخ پر آواز لبوں پر ٹوٹ گئے۔۔ لمحوں میں وہ سمجھ چکی تھی کہ وہ انھیں کہاں پا سکتی ہے۔۔ لمبی سانس لیے سامان صوفے پر رکھے قدم آشان کے کمرے کی طرف موڑے۔۔

پہلی منزل پر بنا آشان داؤد کا کمرہ پچھلے آٹھ ماہ سے خاموش ہو چکا تھا۔۔ مگر یہ وہ خاموشی تھی جو دل دہلا دیتی ہے یہ خاموشی جدائی کی تھی، وحشت کی تھی، موت کی تھی۔۔۔ کمرے کا دروازہ کھلا تھا اندر سے بھنبھناہٹ کی آواز سنائی دیتی ہے یشفہ نے قدم آہستہ آہستہ اس جانب

کیے۔۔ تسنیم بیگم آشان کا کُرتا لیے کمرے کے عین وسط میں زمین پر بیٹھی تھیں آس پاس حسب عادت اسکی تصویر اور ایک ڈبہ نما تحفہ موجود تھا۔ ان کی آنکھوں سے بہتے آنسو کُرتے پر گر رہے تھے۔

"تم آتے تو تمھیں یہ تحفہ دیتی۔۔ اپنے ہاتھوں سے بنایا تھا تمھارے لیے۔۔ تمھیں خود پر مفلر اچھا لگتا تھا نا؟ خاص اپنے ہاتھوں سے بُنا تھا۔۔ صرف تمھارے لیے"۔۔ ان کی لرزتی آواز کمرے کی ہوا کو زخمی کر رہی تھی۔۔ آنکھوں سے آنسو لگاتار بہتے تھے ان کے لرزتے ہاتھ کبھی آشان کے کرتے کو چھوتے تو کبھی نم آنکھیں اس پر جم جاتی گویا اس کی خوشبو کو زندہ کرنے کی آخری کوشش کر رہی ہوں۔

ماں کا یہ ٹوٹا ہوا وجود دیکھ یشفہ کے اپنے آنسو بے اختیار بہہ نکلے، مگر ضبط کرتے ہوئے اپنے گال پر بہتے قطروں کو صاف کرتے وہ تسنیم بیگم کی جانب بڑھی۔۔

"مما" یشفہ کی آواز میں لڑکھڑاہٹ تھی مگر وہ خود کو مضبوط ظاہر کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔ اس نے آگے بڑھ کر ماں کے گالوں پر بہتے آنسو اپنی انگلیوں کی پوروں سے پونچھ

دیے۔ تسنیم بیگم نے خاموشی سے چہرہ یشفہ کی جانب پھیرا ان کی آنکھیں پر پھیلی سرخی اور چہرے کی ویرانی یشفہ کے دل کو اس شدت سے کاٹنے لگی جیسے ہر نظر میں صدیوں کا رنج اور ہر خاموشی میں بے شمار چیخیں قید ہوں۔

"مجھے جانے کے لیے نا کہنا یشفہ اب میرے پاس ان یادوں کے علاوہ کچھ نہیں مجھے کم از کم ان کے ساتھ جینے دو کچھ لمحوں کو یادگار بنانے دو۔۔"روتی آواز یشفہ کے گلے میں لفظوں اور آنسو کا ایک بار قید ہونے لگا۔۔

"آپ کی طبیعت خراب ہو جائے گی" کندھے سہلاتے کہا۔۔

"دل چھلنی ہو جائے تو ظاہر حالت بگڑنے کی فکر نہیں ہوتی۔۔"وہ اب آشان کی تصویر پر انگلیاں سہلاتی تھیں

یہ سن کر یشفہ کا گلا رندھ گیا، آنکھوں میں آنسو تیرنے لگے اور الفاظ ہونٹوں پر قید ہو کر رہ گئے۔

"مما... اس کی یادیں آپ کے دل کو توڑنے کے لیے نہیں، آپ کو سنبھالنے کے لیے ہیں۔"

تسنیم بیگم نے ٹوٹی سانس کے ساتھ سر ہلایا، آنکھوں سے بہتے آنسو صاف نہ کیے، بس تصویر پر نظریں جمائے بولیں

"یادیں کبھی سہارا نہیں بنتیں یشفہ... یہ تو بس زخم کو تازہ رکھتی ہیں۔ دیکھو... ہر بار یہ کُرتا ہاتھ میں آتا ہے تو میرا دل پھر سے چیخنے لگتا ہے۔"۔۔

تو آپ کیوں خود کو اذیت دیتی ہے۔۔؟؟"اب یشفہ رو پڑی

"میرے ہنستے کھیلتے گھر کو قبرستان کر دیا ہے۔۔ خدا برباد کریں اس شخص کو جو اسکی وجہ ہے وہ کبھی سکون نا پائے" تسنیم بیگم کے لبوں سے اچانک قرب بھری بددعا نکلی۔۔یشفہ نے انہیں گلے سے لگا لیا کچھ منٹوں تک وہ اسی طرح یشفہ کی گلی لگی روتی رہی

"چلیں اٹھیں اپنے کمرے میں چلیں" تحفہ اور کُرتا الماری میں رکھتے انھیں اٹھایا۔۔انھیں بیڈ پر بیٹھاتے تصویر اپنی جگہ پر رکھتے ایک کرب کے ساتھ آنکھیں میچی۔۔سسکیاں پر دوبارہ تسنیم بیگم کی طرف مڑتے انھیں انکے جاہ آرام کی اور لے جانے لگی۔۔

"مما نہیں بس اور اب کچھ نا بولیں۔۔"خاموشی میں ڈوبے ماحول میں ان کی سسکیاں واضح تھی یہ وہ غم تھا جس نے پچھلے آٹھ ماہ سے غیلانی ہاؤس کو گھیر رکھا تھا۔۔۔آشان داؤد کی موت کا غم۔۔۔آٹھ ماہ گزر گئے مگر دکھ کی وہ گھنی چادر اب تک ان دیواروں سے لپٹی ہوئی تھی۔

کبھی یہ مکان ہنسی کی روشنیوں سے جگمگاتا تھا، آج یہاں سناٹے کے سائے رقص کرتے تھے۔ آشان داؤد اور یشفہ داؤد تسنیم بیگم اور داؤد غیلانی کے مکمل تسکین کا ذریعہ تھے۔۔صرف تیس برس کی عمر میں آشان اپنی پہچان ایک ماہر ڈاکٹر کے طور پر قائم کر لی تھی جو والدین کی امیدوں کا مرکز اور یشفہ کا فخر تھا۔یشفہ نے وکالت چنی، آشان نے طب... دونوں بہن بھائی جیسے ایک ہی خواب کے دو حصے تھے ان کے والدین کو لگتا تھا کہ یہ گھر کبھی ویران نہ ہو گا۔۔۔لیکن اکثر نظر کے دیمک خوشیوں کے تحت کھاجاتے ہیں۔۔

پچیس اکتوبر ۲۰۱۰ روز مرہ کی طرح آشان اپنے خدمت کے لیے نکلا۔۔ لیکن رات دیر صرف اس کی موت کی خبر لوٹ سکی۔۔ ایک حادثے میں زندگی کی بازی ہار جانے والے آشان داؤد کی خبر۔۔ جس کے غم نے صرف غیلانی ہاؤس کے در و دیوار ہی نہیں لرزائے بلکہ اسے پہچاننے والی ہر ذی روح گویا زخمی سے ہو گئی۔۔ اس دکھ پر وقت مرہم رکھنے لگا تھا کہ اگلے ماہ ہی شوہر کے فراق کا صدمہ نہ سہ پانے پر فرحت آشان محض سات سالہ براق کو تسنیم بیگم اور دنیا کی بے رحم فضاؤں کے حوالے کر کے، ابد کی وادیوں میں جا بسی۔۔

اب غیلانی ہاؤس کی وسعتوں میں قہقہے نہیں گونجتے تھے۔ بڑے بڑے کمروں میں سسکیوں کی بازگشت تھی۔

تسنیم بیگم کی ممتا اب براق کے ننھے وجود میں سہارا ڈھونڈتی، مگر وہ جانتی تھیں کہ ایک آٹھ سالہ بچہ ماں باپ کی کمی کہاں پوری کر سکتا ہے؟؟ ہاسٹل میں رہنے والی پچیس سالہ یشفہ اب ماں باپ کے ساتھ آ کر رہنے لگی۔۔۔ وقت کی بے رحمی ہر شئے و روح کو خاموش کر چکی تھی۔

داؤد غیلانی۔۔۔وہ جو بیٹے کو اپنا جانشین مانتے تھے،اب خاموش دیواروں سے ہم کلام رہتے۔ آشان کی آواز،اس کی مسکراہٹ،اس کے قدموں کی چاپ۔۔۔سب کچھ ان کے دل میں زندہ تھا مگر حقیقت میں صرف ایک وحشت ناک سکوت باقی رہ گیا تھا۔۔

آخر کار تین ماہ بعد اس غم کے حصار کو توڑنے کی خاطر وہ پاکستان چھوڑ کر پردیس جا بسے۔۔۔

وقت کا پہیہ رُکا نہیں کرتا۔۔۔غیلانی ہاؤس کے کمرے اگرچہ ابھی تک اس حادثے کی نمی سے خالی نہ ہوئے تھے،مگر آہستہ آہستہ زندگی نے اپنی ڈگر پکڑنی شروع کر دی۔ تسنیم بیگم کے آنسو اب براق کی ہنسی میں چھپنے لگے،اور وہ معصوم سا بچہ ان کی محبت میں سنبھلنے لگا۔

یشفہ داؤد نے خود کو وکالت کی دنیا میں مصروف کر دیا۔ابتدا میں چھوٹے موٹے کیسز ملے، مگر ہر مقدمے میں وہ اپنی محنت اور جرات سے ایک نئی پہچان بنانے لگی۔عدالت کی کرسی پر جب وہ کھڑی ہوتی تو لفظوں کے انتخاب اور دلیلوں کی پختگی میں ایک نیا اعتماد جھلکتا۔

جیسے غم نے اس کے وجود کو توڑا ضرور، مگر اس توڑ پھوڑ سے ایک مضبوط شخصیت جنم لے چکی تھی۔

"براق... وہ ننھا وجود جو یتیمی کے سیاہ اندھیروں میں ڈوبا تھا، آہستہ آہستہ روشنی کی کرنوں سے مانوس ہونے لگا۔ یشفہ اور تسنیم بیگم نے اسے اپنی ممتا اور بے پایاں چاہت کے حصار میں یوں سنبھالا کہ جیسے ٹوٹے خوابوں کو نئے سرے سے تعبیر دے رہے ہوں۔ انہی کی شفقت نے اسے پھر زندگی کی روشنی سے آشنا کیا اور اس کے لبوں پر وہ ہنسی لوٹ آئی جو تقدیر چھین لے گئی تھی۔۔۔ غیلانی ہاؤس اب بھی غم کے نقوش سے خالی نہ تھا، مگر ان زخموں پر وقت کی ہلکی سی مرہم رکھ دی گئی تھی۔ خوشیاں وہی پرانی نہ سہی، مگر نئی صورت میں ضرور لوٹنے لگیں۔۔

ooooooooooooooooo

"منیبہ۔۔۔"باسل نے گھر میں قدم رکھتے ہی غیر معمولی خاموشی محسوس کی تو پکارنا شروع کیا۔

"منیبہ۔۔منیبہ۔۔منبی۔۔۔۔۔!"کیچن ڈرائنگ روم اور خود کے کمرے میں ناپا کر وہ گھبر اسا گیا اور آخر کار چھت کی طرف لپکا۔۔۔

"منیبہ"۔۔اندھیری رات کی گہری خاموشی میں کھڑی وہ لڑکی یکدم مڑی۔۔

"جی؟؟"اس کی ہلکی سی سرگوشی باسل کی تیز سانسوں اور پریشان وجود کو کچھ ٹھنڈک دے گئی

"یہاں کیا کر رہے ہو گڑیا؟"وہ آگے بڑھا منیبہ تیز قدموں سے اسکے قریب ہوئی

"ویسے ہی آئی ابو امی کی یاد آرہی تھی"وہ جانتی تھی باسل کے سامنے کوئی بہانہ نہیں لگا سکتی۔۔

"کیا ضرورت ہے تمہیں انہیں یاد کرنے کی؟ کیوں ان کے لیے خود کی صحت کو اذیت دیتی ہو؟"باسل کے لہجے میں ہلکی سی جھنجھلاہٹ شامل ہو گئی

"ایک یاد کرنے کا ہی تو حق ہے میرے پاس۔۔"منیبہ کی آنکھیں ہمیشہ کی طرح نم ہوئی۔۔

"وہ یہ حق ڈیزرو نہیں کرتے۔۔بہتر ہے ان کے لیے یہ آنسو ضایع نا کیا کرو"۔۔انگلیوں کے پوروں سے اس کے گال پہ بہتے آنسو صاف کیے۔۔

"آپکو یاد نہیں آتی۔۔۔کمی محسوس نہیں ہوتی؟"آواز روہانسی ہوئی۔۔

"یاد آنے میں اور یاد کرنے میں فرق ہوتا ہے۔۔میری زندگی میں انھیں یاد کرنے سے بہت ضروری کام بھی ہیں"..

"لیکن۔۔"

"بس آو نیچے چلیں کھانا کھاتے ہیں"وہ ہاتھ پکڑے سیڑھیاں اترنے لگا۔۔

منیبہ کو ڈائنگ ٹیبل پر بیٹھاتے باسل نے اسکی فرمائش میں مارکٹ سے خریدی کھانے کی ڈشز نکالنی شروع کی۔خوشبو یکدم غم کے بوجھ کو دبانے لگی۔۔۔

"آج تمھارے لیے اسپیشل کیک لایا ہو۔۔میری جیب ہلکی کرنے والی لسٹ اور فیورٹ کھانے کی لسٹ میں ایک اور اضافہ ہونے لگے گا۔۔"وہ بات دونوں کے چہروں پر مسکان بکھیر گئی۔۔

کھانا ٹیبل پر لگاتے ہمیشہ کی طرح اس نے پہلے منیبہ کی پلیٹ لگائی۔۔ منیبہ نم آنکھیں لیے ایک ہی نظر سے باسل کو تکنے لگی۔۔

"آج کھانے سے زیادہ میں اچھا لگ رہا ہو تمھیں۔۔ خیر تو ہیں؟؟"۔۔وہ اپنی پلیٹ میں کھانا نکالتے شوخی سے کہنے لگا۔۔

"شکریہ"منیبہ نے دھیرے سے کہا پھر اٹھتے باسل سے بغلگیر ہوئی۔۔

"اگر آپ میری زندگی میں نا ہوتے تو شاید اس دن کے بعد میں سانس لینے کے قابل بھی نا ہوتی"۔۔اس کے لفظوں میں موجود غم کی شدت لمحوں کے لیے باسل کے وجود کو ہلا گئی۔۔

جو ہو،اس نعمت میں جینا سب سے بڑا شکر ہوتا ہے"باسل نے اسے تسلی دیتے کہا۔۔

"چلو شاباش۔۔یہ کیک بار بار مجھے جھانک کر کہہ رہا ہے کوئی تو نوش فرمائے مجھے"اس کی شوخ انداز پر ہلکے قہقہے کے ساتھ منیبہ اپنی کرسی پر آبیٹھی ہلکی گپ شپ کے بعد کھانے سے فارغ ہوتے وہ دونوں اپنے اپنے کمروں میں آرام کی غرض سے آچکے تھے۔۔

مگر سکون تو جیسے برسوں سے باسل کے مقدر سے روٹھ چکا تھا نیند ہمیشہ کی طرح اس کے وجود سے اجنبی بنی رہی آنکھیں موندیں تو ماضی کے زخم تازہ ہو اٹھے، التجا کرتے چہرے اور ٹوٹتے رشتے سامنے آ کھڑے ہوئے پلکیں نم ہوئیں، اشک بہے، مگر ہمیشہ کی طرح تیسرا آنسو گرنے کے ساتھ ہی اس نے اپنے اعصاب پر قابو پالیا۔۔

ایک گہرے بوجھ کے اثیر اس کے دل سے نکلا:

"محبت گھر جوڑتی نہیں توڑتی ہے، وہ زندگیاں آباد کرنے کے بجائے برباد کرتی ہے رشتے بناتی نہیں فنا کر دیتی ہے۔۔" وجود میں ایک بار پھر حقارت کی لہر اٹھی۔۔

انسان کے لیے محبت کا جذبہ صرف نامی ہے۔۔۔ وہ تو رب کی محبت میں اس وقت ہی سجدہ ریز ہوتا ہے جب اپنا مطلب مطلوب ہو۔۔۔ بھلا انسان کو انسان سے محبت ہو سکتی ہے ؟؟؟ وہ جو اپنے وجود سے محبت نہ کر سکے وہ کسی اور وجود سے محبت کر لیں نا ممکن !!۔۔ محبت سے نفرت کی تکرار آج بھی اس کی ذہن میں ویسے ہی جاری تھی جیسے سالوں پہلے تھی۔۔

باسل کا دل اپنی ہی سوچوں کے شور میں ڈوبا ہوا تھا کمرے کی خاموشی اس کے اندر کی گونج کو اور بھی نمایاں کر رہی تھی۔ آنکھیں بند کیں تو یادوں کی دیوار پر وہی پرانے چہرے ابھر آئے شکایتیں کرتے، سوال اٹھاتے، اور پھر ٹوٹ کر بکھرتے ہوئے۔۔

وہ دھیرے سے مسکرایا، مگر مسکراہٹ گویا زہر سے لبریز تھی۔

"محبت۔۔۔!" وہ زیرِلب بولا، "یہ ایک دھوکہ ہے جو انسان اپنے دل کو دیتا ہے۔ لمحوں کے سراب کے پیچھے بھاگتا ہے، اور آخر میں خالی ہاتھ رہ جاتا ہے۔"

وہ کروٹ بدل کر لیٹ گیا، مگر نیند اب بھی اس کے قریب نہ تھی۔

اسی لمحے کمرے کے دروازے پر ہلکی سی دستک ہوئی۔

"باسل۔۔۔ سو گئے ہو؟" منیبہ کی مدھم آواز اندر اترتی گئی۔

اس نے آنکھیں کھولیں مگر لبوں پر خاموشی رہی دل چاہا جواب دے، مگر خوف تھا کہ کہیں اس کی لرزتی آواز اس کے اندر کی شکستگی ظاہر نہ کر دے۔

دستک دوبارہ ہوئی۔

Clubb of Quality Content

"باسل۔۔۔؟"اس بار لہجے میں تھکن اور خفگی کی ہلکی سی جھلک تھی۔۔

"کیا یہ ہمیشہ یوں ہی خود کو قید رکھے گا؟" وہ دل میں سوچنے لگی۔۔

"آخر اس کے اندر کون سا ایسا زخم ہے جسے وقت بھی مندمل نہیں کر سکا؟"

چند لمحوں کی کشمکش کے بعد وہ تیزی سے اٹھ بیٹھا۔ قدم بے اختیار دروازے کی سمت بڑھے۔۔

آجاو۔۔"دروازے کھولتے ہی چہرے کی نمی چھپانے کی ناکام کوشش کرتے ہاتھوں سے چہرہ صاف کرتے دوبارہ بیڈ پر آ بیٹھا۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"تم جاگ رہی ہو؟؟"نظریں زمین پر جمی تھی

"ہمم آپکا فون دینے آئے تھی ڈائننگ ٹیبل پر بھول گئے تھے ہابیل کی کالز آ رہی ہیں"۔۔اس کی آواز میں موجود کشادگی اور چہرے پر نمی کو بخور دیکھ چکی تھی۔۔ لیکن وہ جانتی تھی اس کے سوال پر اسے کیا جواب ملنا ہے لہذا اسے موبائل تھماتے اور اس کے سامنے لگے صوفے پر آ بیٹھی۔۔

اسکرین پر ہابیل کی سات مس بیلز تھی باسل نے کال بیک کے بجائے ایک پیغام لکھتے بھیجا۔۔

"فکر نا کرو میں کل کورٹ ضرور آونگا۔۔"

"کال بیک کر لیں"منیبہ نے کچھ لمحوں میں کہا۔۔۔

"وہ کورٹ میں حاضری کے لیے یاددہانی کے طور پر کالز کر رہا ہو گا میں اسے میسج کر چکا ہو"ہاتھوں سے بال پیچھے کرتے لمبی سانس لی۔۔

"سب سے زیادہ جانتے ہیں آپ اسے"۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"شاید"ایک لفظی جواب

"میں ایک سوال پوچھوں ؟؟"وہ اس موضوع پر آنا نہیں چاہتی تھی لیکن دل میں اٹھے سوال بے چینی بھی بڑھاتے تھے

"پوچھو ؟؟"باسل نے نظریں اس طرف اٹھائی

"کیا آپکو لگتا ہے واقعتاً ہابیل بے قصور ہے ؟؟"۔۔وہ سوال۔۔ منیبہ کچھ گھرا پوچھ چکی تھی

"بہت حد تک ممکن ہے وہ اس بار بے قصور ہے" لمحوں کے توقف کے بعد جوابدہ ہوا

"پچھلی بار بھی آپکی توقعات اسے لے کر یہی تھی۔۔"وہ ماضی کے ورق جھنجوڑنے لگی

"وہ غلطی تھی اور پھر اسکی خوش قسمتی۔۔"وہ بات ختم کرنے لگا۔۔

"آپ نے کبھی نہیں بتایا اسکی غلطی پر آپ کیوں روتے ہیں؟؟"وہ اسکے چہرے کی نمی کی وجہ اس بار ہابیل کو سمجھ رہی تھی۔۔

"پچھلی بار بھی آپ رات بھر روئے اور اس بار بھی۔۔"

"ہوتے ہیں بعض لوگ جن کے لیے ہم ناچاہتے ہوئے بھی رو لیتے ہیں"۔۔

"اس قدر کہ حالت غیر سی ہو جائے"وہ اس کی آنکھوں میں پھیلی سرخی دیکھ گویا ہوئی۔۔منیبہ کی نظریں اپنی آنکھوں پر محسوس کرتے آئینے میں دیکھ وہ بوجھل سا دھیما مسکرایا:

"تمھیں لگتا ہے میں ہابیل کے لیے رو رہا ہوں۔۔؟"

"بلکل جیسے پہلے روئے تھے"۔۔۔مقابل کے جملے سے باسل کے چہرہ ویران ہوا۔۔

"وہ بوجھ اور تھا یہ کہانی اور ہے"۔۔وہ بس اتنا کہہ سکا

"تو آپ ہابیل کے لیے نہیں روتے ؟؟روتے ہیں نا اکثر۔۔"منیبہ اب اٹھتے سائڈ ٹیبل پر موجود بوتل سے گلاس میں پانی انڈیلنے لگی

"میں اس کے لیے ہمیشہ سے روتا رہا ہوں۔۔لیکن جس موقع کی بات تم کر رہی ہو نا اس لمحے میں ہابیل کی غلطی کے لیے رویا ہوں نا آج"۔۔پانی سے حلق تر کیا وہ منیبہ سے جھوٹ نہیں بول سکتا تھا

"آج کی وجہ اگر ہابیل نہیں تو میں ہو لیکن اس رات ایسا کون تھا جس کے لیے آپ روئے تھے ؟؟"باسل توقع نہیں کر سکتا تھا منیبہ کبھی اس بارے میں اس طرح سوال کر سکتی ہے۔۔

باسل کے پاس جواب نا تھا۔۔جواب ہوتا بھی کیسے !!دل کے معاملات کے جواب نا ہوتے ہیں نا زبانی دیے جاتے ہیں!!

"منیبہ۔۔ کبھی مت جانچنا کہ وہ آنسو کس کے لیے تھے۔۔ اگر جان گئی تو شاید میرا بھرم گر جائے گا،اور تمہارے سوال ختم نہیں ہوں گے۔"وہ اب کھڑکی کے سامنے آ کھڑا تھا۔۔رات کی سیاہی باہر پھیلی تھی،مگر اس کی آنکھوں میں اس سے کہیں گہرا اندھیرا چھپا ہوا تھا۔

منیبہ کے دل میں کسک سی جاگ اٹھی۔اس نے پہلی بار باسل کی خاموشی کے پیچھے چھپی وحشت کو محسوس کیا۔وہ سوچنے لگی آخر ایسی کون سی کہانی ہے جو ہابیل سے الگ ہے،مگر باسل کو اندر سے توڑ دیتی ہے۔۔۔

منیبہ نے کچھ دیر تک باسل کی پشت کو دیکھا جو کھڑکی کے سامنے کھڑا اندھیروں میں گھرا ہوا تھا۔

اس کی خاموشی میں ایسے کئی راز دفن تھے جو زبان تک آ کر بھی قید رہ جاتے تھے۔

وہ آہستہ سے بولی:

"آپ ہمیشہ خاموش رہ جاتے ہیں... اور مجھے ہمیشہ سوالوں کے ساتھ چھوڑ دیتے ہیں۔"

باسل نے پلٹ کر نہیں دیکھا جیسے وہ جانتا ہو کہ یہ شکوہ اس کی آنکھوں تک لکھا جاچکا ہے۔۔۔

"کچھ سوالوں کے جواب... خاموشی سے بہتر کوئی نہیں دے سکتا۔" اس نے مدھم لہجے میں کہا

منیبہ نے چند لمحے خاموشی میں اس کی پشت کو دیکھا، پھر آہستہ سے بولی

"شاید میں کبھی نہ جان سکوں کہ آپ کے آنسو کس کے لیے بہتے ہیں... لیکن یہ شکوہ دل میں رہے گا کہ آپ مجھے اتنا قریب سمجھ کر بھی کچھ نہیں بتاتے۔"

اس کے لہجے میں گلہ تو تھا مگر نرمی غالب تھی۔ باسل خاموش کھڑا رہا، جیسے اس کے پاس کہنے کو کچھ ہو ہی نہ۔

منیبہ نے پانی کا گلاس میز پر رکھا اور دھیرے سے مسکرا کہا

"خیر۔۔۔ کل آپ کو کورٹ جانا ہے، اور آپ کو مضبوط رہنا ہو گا بس یاد رکھیے۔۔۔ میں ہمیشہ آپ کے ساتھ ہوں۔"

باسل اس بات پر مڑتے اسکے قریب ہوا ماتھے پر بوسہ دیتے گویا ہوا۔۔

"میں تمھیں اپنی ہر خوشی دے سکتا ہوں لیکن کبھی اپنا غم اور ضمیر کے بوجھ تمھارے حوالے نہیں کرونگا۔۔"

"دعا کرنا کل ہابیل کے لیے سب بہتر ہو"۔۔

"انشاء اللہ"وہ مسکراتے اپنے کمرے کی طرف بڑھی۔۔رات آدھی گزر چکی تھی باسل صوفے پر بیٹھا،پشت پیچھے ٹکائے آنکھیں بند کر گیا مگر خیالات کا سلسلہ اب بھی برقرار تھا۔۔

ooooooooooooooooo

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

تسنیم بیگم کو کمرے میں لٹاتے وہ ان کے سونے تک کمرے میں موجود کرسی پر بیٹھی رہی۔۔آنسو مسلسل بہتے جاتے مگر لب خاموش تھے۔۔۔

وہ انہیں گہری نیند میں محسوس کرتے دبے قدموں کوریڈور میں آنکلی اب چونکہ تسنیم بیگم کا کمرہ نیچے تھا اور یشفہ کا کمرہ بھی براق کے ساتھ گراؤنڈ فلور پر منتقل ہو چکا تھا،اس لیے وہ اپنے کمرے میں جانے کے بجائے براق کے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

وہ ننھا معصوم نیند کی وادی میں مکمل گم تھا۔۔یشفہ آرام سے اس کے قریب جا بیٹھی،ماتھا چوما اسکے بالوں پر ہاتھ پھیرتے ماضی کی کٹھن گھڑی تازہ سی ہو گئی۔۔۔

اس دوران اس کی نظر اسٹڈی ٹیبل پر پڑے ایک لفافے پر پڑی۔۔ تجسس نے قدموں کو اپنی طرف کھینچ لیا

براق کی طرف سے خط لکھا گیا تھا۔۔ لیکن کیسے۔۔؟؟

خط اٹھاتے ہی اس کے قدم لڑکھڑائے وہ کرسی کا سہارا لیے بیٹھ گئی۔۔

پیارے بابا جان اور پیاری مما جان۔۔!!

آج آٹھ ماہ ہو گئے لیکن میرا آپکو یہ تیسرا خط۔۔ پچھلے ماہ خط رہ گیا تھا آپ جانتے ہیں نا میری اسکول ٹرپ تھی۔۔۔

میں براق بالکل ٹھیک ہوں۔۔اور اللہ تعالیٰ کی رضا میں خوش ہوں۔۔دادو کہتی ہیں آپ جنت میں ہیں اور بہت خوش بھی لیکن۔۔۔ کیا آپکو میری یاد آتی ہے؟؟ آپکو وہاں کوئی اور براق تو نہیں ملا نا؟؟

میں نے اسکول میں پرینٹس ڈے پر اللہ تعالیٰ سے دعا کی تھی کہ آپکو سب سے خوش رکھیں

لیکن کیا خوشیاں لینے کے لیے اتنا دور جانا پڑتا ہے ؟؟۔۔

شفے نے بہت اچھی کار گفٹ کی ہے اور داداجان نے بہت سے کھلونے اور چاکلیٹس بھی۔۔

آپ جانتے ہیں میں نے آج دادو کو روتے دیکھا وہ آپ دونوں کو یاد کرتی ہے شاید مجھ سے

زیادہ کیونکہ مجھے تو رونا نہیں آتا جس طرح وہ روتی ہیں۔۔۔ لیکن پیارے بابا اور مما میں آپ

سے بہت محبت کرتا ہو۔۔ اور ہمیشہ کرتا رہونگا۔۔

یہ خط میں اللہ تعالیٰ کو دونگا وہ آپ تک پہنچائیں گے

میں خواب میں آپکا انتظار کرونگا۔۔۔

آپکا براق

خط ختم کرتے ہی یشفہ کے ہاتھ کانپنے لگے آنکھوں سے بہتے آنسو لفظوں کو دھندلا دینے لگے

ننھے براق کی معصوم سوچیں اور اس کے سادہ سوالات یشفہ کے دل کو چیرتے جا رہے تھے۔

"کیا خوشیاں لینے کے لیے اتنا دور جانا پڑتا ہے ؟"

یہ جملہ اس کے ذہن میں گونجتا رہا۔ اس نے لرزتے ہاتھوں سے خط سینے سے لگایا، جیسے اس کے ذریعے اپنے کھوئے ہوئے بھائی اور بھابھی کی خوشبو محسوس کر رہی ہو

سامنے معصوم براق پرسکون نیند سو رہا تھا، مگر یشفہ کی آنکھوں میں نیند کوسوں دور تھی۔ وہ جھک کر بار بار اس کے بالوں پر ہاتھ پھیرتی، ماتھا چومتی اور روتی رہی ایسا لگتا تھا جیسے اس خط نے اس کے زخموں کو ایک بار پھر تازہ کر دیا ہو۔۔

اس لمحے پہلی بار اسے زندگی کی اس بے رحمی پر افسوس ہوا جس نے ایک ننھے معصوم کو والدین کی شفقت سے محروم کر دیا تھا اسے شدت سے یقین ہو گیا کہ یتیموں کے لیے کوئی بھی نعمت، کوئی بھی ہستی والدین کی محبت اور وجود کا نعم البدل نہیں ہو سکتی۔۔۔

خط دوبارہ رکھتے یشفہ اپنے کمرے میں لوٹ آئی۔۔ کل صبح عدالت میں پیشی تھی اس کا سر ابھی سے بھاری محسوس ہو رہا تھا کپڑے تبدیل کیے، خود کو سنبھالتے وہ کیس سے جڑے ہر نقطے کو دہرانے کی خاطر فائلز لیے بیڈ پر آ بیٹھی۔۔

ذہن اب بھی لمحوں پہلے کی کیفیت میں گرفت تھا۔۔

غم جتنے ہو زندگی نہیں رکتی، معاملات نہیں رکتے۔۔

دکھ چاہے دل کو چیر ڈالے، آنکھوں کو رتجگوں میں جکڑ لے، مگر زندگی اپنی رفتار نہیں بدلتی وقت کبھی کسی کے زخموں پر مرہم رکھنے کو نہیں رکتا دن نکلتے ہیں، راتیں ڈھلتی ہیں اور معاملات اپنی ڈگر پر چلتے رہتے ہیں، چاہے دل کتنا ہی بوجھل کیوں نہ ہو۔

ooooooooooooooooo

ختم باب اول۔۔

باب دوم کے لیے منتظر رہیے!»»

"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

مزید بہترین ناول/افسانے/آرٹیکل/مختصر کہانیاں اور معیاری شاعری پڑھنے کے لئے

نیچے دیئے گئے لنک پر کلک کریں۔

شکریہ!

www.novelsclubb.com

ہماری ایپ ڈاؤنلوڈ کریں اور رسائی حاصل کریں بے شمار مزے دار ناولوں تک

Download our app

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842